بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

حال ہی میں وزیر اطلاعات ونشریات جناب راجہ محمد ظفرالحق صاحب کی صدارت میں منعقد ہونے والے پاکستان نیوز پیپر سوسائٹی کے نمائندوں اور مرکزی وزارت اطلاعات کے افسروں کے ایک اجلاس میں اخبارات کے فلمی صفحات سے متعلق ایک نہایت اہم اور دوررس فیصلہ کیا گیا۔ اس فیصلے کے مطابق روزنامہ اخبارات میں آئندہ فلمی صفحات شائع نہیں کئے جائیں گے۔ اسی دوران ایک اور اہم فیصلہ پاکستان کی اشتہاری ایجنسیوں کی طرف سے بھی کیا گیا۔ انہوں نے حکومت کو یقین دلایا کہ اخبارات، ٹیلی ویژن اور فلموں میں پیش کئے جانے والے اشتہارات میں ملک کی سماجی اور ثقافتی اقدار کو ہر حال میں ملحوظ رکھا جائے گا اور بطور اشتہار عورت کو پیش کرنے کے بجائے مشتہر کی جانے والی چیز کو نمایاں کیا جائے گا۔ ان فیصلوں پر جناب راجہ محمد ظفرالحق صاحب، ان کی وزارت اور اخباروں اور اشتہاری ایجنسیوں کے مالکان پوری قوم کی طرف سے یقیناً مبارک کے مستحق ہیں۔

اخبارات اور اشتہارات وغیرہ میں عورت کو نمایاں کرنا غیر معقول بھی ہے اور غیر ضروری اور مضر بھی۔ دراصل جس چیز کا اشتہار دینا ہو اسی کا تعارف کرانا چاہئے۔ اگر اشتہار کسی چیز کا ہو اور نمایاں کرکے پیش کیا جائے عورت کو تو یہ ایسا ہی ہوگا کہ اشتہار دیا جائے کار کا اور نمایاں کیا جائے درخت کو یا پہاڑ کو۔ علاوہ ازیں خواتین کو اشتہاروں میں نمایاں کرکے لوگوں کی توجہ اشتہاری اشیا کی طرف مبذول کرانا ایسا ہی ہے جیسے بعض لوگ بندر اور ریچھ کا تماشہ دکھلاتے ہیں اور جب لوگ ان کی طرف پوری طرح متوجہ ہو جاتے ہیں تو وہ اپنی چیز کا اشتہار دیتے

ہیں۔ اسی طرح اخبارات اور ٹی وی میں خواتین کی دلکش، رنگین اور نیم عریاں تصویریں پیش کرنا ایسا ہی ہے جیسے کسی شوروم میں چیزوں کی نمائش کرنا خواتین کو اپنی اشیاء کی طرف متوجہ کرنے کا ذریعہ بنانا یا ان کو اشیائے نمائش (SHOW PEICE) کی سطح پر لانا ان کی انتہائی توہین ہے۔ خواتین کو اس انداز میں پیش کرنے سے جو خرابیاں پیدا ہوتی ہیں وہ بالکل واضح ہیں کیونکہ یہاں معاملہ جنس کا ہے۔ عورتوں کی اس طرح نمائش ایک جنسی محرک ثابت ہوتی ہے اس کا برا اثر لوگوں کے ذہن و اعصاب پر بھی پڑتا ہے اور اخلاق پر بھی خصوصاً نوجوانوں پر جن کے ذہن عموماً ناپختہ ہوتے ہیں۔ پھر اس قسم کے مناظر دیکھتے رہنے سے عریانی اور فحاشی کے خلاف نفرت کم ہوتی جاتی ہے اور انجام کار ختم ہو جاتی ہے اور پھر انسان اس سے بھی زیادہ فحش مناظر دیکھنے کے لئے ذہنی طور پر تیار بھی رہتا ہے اور اکثر اس کا شوقین بھی ہو جاتا ہے۔ لوگ ابتداءً یہ سب باتیں دوسروں کی خواتین کے لئے گوارا کرتے ہیں۔ پھر ایک وقت آتا ہے کہ وہ اپنی خواتین کے لئے بھی ایسی باتوں کو عیب نہیں سمجھتے۔ اگر وہ خود یہ سب کچھ گوارا نہ بھی کریں تو دوسروں کی دیکھا دیکھی ان کی خواتین بھی اشتہارات میں آنے اور اپنی تصویروں کی نمائش کو پسند کرنے لگتی ہیں۔ اس طرح پورا معاشرہ تیزی کے ساتھ فحاشی اور عریانی کی لپیٹ میں آجاتا ہے اور فحاشی روز بروز ترقی ہی کرتی جاتی ہے۔ مغربی ممالک کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ جنس کے سلسلے میں وہ تباہی کے جس موڑ پر پہنچ گئے ہیں وہاں سے ان کی واپسی مشکل ہے۔ برائیاں دراصل متعدی ہوتی ہیں انہیں شروع ہی میں روک دینا بہتر ہوتا ہے تاکہ وہ آگے نہ بڑھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ تم مومنوں کی عورتوں کے سلسلے میں پاکباز رہو، تمہاری عورتیں بھی پاکباز رہیں گی۔

اسلام جہاں کسی برائی کو روکتا ہے وہاں اس کے ذرائع کو بھی بند کر دیتا ہے۔ اسلام نے اگر بدکاری کو منع کیا جو کہ ایک فحش عمل ہے تو ان ذرائع کو بھی بند کر دیا جو اس کا سبب بنتے ہیں چنانچہ مومن مردوں اور عورتوں کو اپنی نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم دیا گیا۔ اس میں مصلحت

یہی ہے کہ آج نگاہیں ملیں گی تو امکان ہے کہ کل ہاتھ ملیں اور پھر جسم۔ اسی طرح شراب کو حرام کیا کہ وہ نشہ پیدا کرتا ہے اور نشے سے ذہنی اور جسمانی توازن خراب ہوتا ہے، صحت برباد ہوتی ہے۔ نیز شراب اخلاقی خرابیوں کا سبب ہے تو نشہ آور چیز کا ایک قطرہ بھی حرام کر دیا آج اگر ایک قطرہ پیا ہے تو امکان ہے کہ کل ایک گھونٹ پیا جائے اور پھر ایک جام اور بالآخر شراب کی اچھی خاصی عادت پڑ جائے گی۔ لہٰذا ضروری ہے کہ مسلمان اسلامی ہدایات کی روشنی میں ان ذرائع سے احتراز کریں جو فحاشی اور برائی کی طرف لے جاتے ہیں اور معاشرے کی تباہی کا سبب بن سکتے ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں حکم دیا گیا کہ فواحش یعنی فحش باتوں اور فحش کاموں کے قریب بھی نہ جاؤ خواہ وہ ظاہری ہوں یا پوشیدہ۔

اشتہارات میں خواتین کا آنا ان کے اس عزت و احترام کے سخت خلاف ہے جو اسلام نے ان کو عطا کیا ہے۔ اسلام سے قبل بعض قومیں عورت کو محض کھلونا سمجھتی تھیں، بعض قومیں عورتوں میں روح کے وجود ہی کی قائل نہیں تھیں، بعض قوموں میں عورتوں کے وجود کو مرد کے وجود کے تابع سمجھا جاتا تھا، بعض کے یہاں ان کا درجہ ایک جانور سے زیادہ نہ تھا۔ اسلام نے خواتین کو عزت و عظمت کا جو مقام عطا کیا ہے خواتین کو چاہیئے کہ وہ چند سکوں یا نام و نمود کی خاطر اشتہارات اور فلموں میں حصہ لے کر خود کو اس اعلیٰ مقام سے نہ گرائیں۔

روزنامہ اخبارات اور اشتہاری ایجنسیوں کا فیصلہ تو یقیناً قابل تحسین ہے مگر ایک اور مسئلہ توجہ طلب ہے۔ وہ یہ کہ کچھ فلمی اور غیر فلمی جرائد بھی خواتین کی نامناسب تصویریں اور فحش افسانے اور قصے شائع کرتے ہیں۔ اس قسم کے تمام لٹریچر پر بھی پابندی عائد کرنا ضروری ہے۔ بہتر تو یہ ہے کہ ایسے جرائد اشتہاری ایجنسیوں اور روزناموں کی طرح رضاکارانہ طور پر اپنی اصلاح کر لیں۔ اگر وہ ایسا نہ کریں تو پھر ان کے خلاف حکومت کی طرف سے سخت کارروائی کی جانی چاہیئے۔ فحاشی پھیلانے والوں کو قرآن کریم میں دردناک عذاب کی خبر دی گئی ہے۔ چونکہ ایسے لوگ معاشرے کی تباہی کا سبب بنتے ہیں اس لئے ان کو دنیا میں بھی سخت ترین سزا ملنی چاہیئے۔ کچھ عرصہ ہوا انڈونیشیا میں کروڑوں

روپے کا فحش لٹریچر ضائع کر دیا گیا۔ پاکستان میں بھی اس اقدام کی ضرورت ہے لٹریچر ضائع کرنا بظاہر مالی نقصان کا سبب معلوم ہوتا ہے مگر حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔ اس کی مثال خراب کھانے کی ہے کہ اس کو ضائع کرنا ضروری ہوتا ہے چاہے اس پر کتنا ہی روپیہ خرچ آیا ہو کیونکہ اگر اس کو استعمال کر لیا گیا تو وہ ہاضمے کی خرابی بلکہ ہلاکت تک کا سبب بن سکتا ہے۔

ملک میں بعض لوگ وی سی آر پر اپنے گھروں وغیرہ میں فحش فلموں کی نمائش کرتے ہیں ایسے لوگوں کے خلاف بھی کارروائی کرنے کی ضرورت ہے۔ اسلام نے بدکاری کرنے والے مرد اور عورت کی سزا سو سو کوڑے مقرر کی ہے۔ تو جو لوگ اپنی فلموں، اشتہاروں یا لٹریچر وغیرہ کے ذریعے اس گناہ کے محرکات فراہم کرتے ہیں ان کی بھی سزا عبرت ناک ہی ہونی چاہیئے اس وقت حکومت کی طرف سے ملک میں نفاذ اسلام کی جو کوششیں ہو رہی ہیں اس کا بھی یہی تقاضا ہے کہ فحش لٹریچر کو ضائع کر دیا جائے اور آئندہ ایسے لٹریچر پر پابندی لگا دی جائے۔ قرآن کریم میں اسلامی ریاست کے قائدین کے جو فرائض بتائے گئے ہیں ان میں یہ بات بھی شامل ہے کہ وہ منکر یعنی بری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتے ہیں ظاہر ہے کہ فحاشی سے زیادہ بری بات اور کیا ہو گی جس سے کہ کروڑوں افراد پر مشتمل انسانی معاشرے کا سکون و اطمینان غارت ہوتا ہے اور معاشرہ تباہی کے دہانے پر پہنچ جاتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ وہ خوش بخت ہے جو دوسروں سے نصیحت حاصل کرے اب یورپ کی مثال ہمارے سامنے ہے جہاں فحاشی کے نتیجے میں لاکھوں ناجائز بچوں اور لاکھوں ہی طلاقوں کا مسئلہ درپیش ہے۔ عبرت و نصیحت کے لئے اس سے زیادہ واضح اور بھیانک مثال اور کہاں ملے گی۔ پاکستانی معاشرے کو یورپ سے عبرت حاصل کرنی چاہیئے ورنہ خدانخواستہ ایک دفعہ اگر یورپ جیسی حالت ہو گئی تو پھر اس سے نجات حاصل کرنا ناممکن ہو جائے گا۔ حکومت تو فحاشی کی روک تھام کے لئے اقدامات کر ہی رہی ہے لیکن اس لعنت سے پوری طرح چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ عوام بھی اس مہم میں اپنا بھرپور کردار ادا کریں۔

(مدیر)